رضوان اللہ

بعد از موت

(۷)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

فیصلہ

جب ہر شخص اپنے اعمال کو دیکھ لے گا تو عدل کی میزان کھڑی کی جائے گی جو بالکل انصاف کے ساتھ ان کا تول کر دے گی۔ اس میزان کے فیصلے میں نہ کسی پر ظلم ہو گا اور نہ زیادتی۔ اس کے تولنے کی صلاحیت اس قدر ہو گی کہ ہر ادنیٰ سے ادنیٰ عمل بھی، چاہے وہ رائی کے دانے کے برابر ہو، اس میں تولا جا سکے گا، لیکن اس میں عجیب بات یہ ہو گی کہ اس کے کانٹے کو صرف وہ عمل ہلا پائے گا جو اپنی ذات میں حق تھا اور خدا اور آخرت کو سامنے رکھ کر انجام دیا گیا تھا۔ اس کے برخلاف، ہر وہ عمل جو باطل تھا اور خدا اور آخرت کے دن سے بے پروا ہو کر کیا گیا تھا، اس میزان میں بالکل بے وزن ہو گا۔ اب جن کے پلڑے بھاری رہیں گے وہ کامیاب اور جن کے پلڑے ہلکے اور بے وزن رہ جائیں گے وہ ناکام ٹھیریں گے اور اس طرح کامیابی اور ناکامی کا اعلان ہو جانے کے بعد عدالتی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچ جائے گی:

وَنَضَعُ الۡمَوَازِيۡنَ الۡقِسۡطَ لِيَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ، فَلَا تُظۡلَمُ نَفۡسٌ شَيۡـًٔا، وَاِنۡ كَانَ مِثۡقَالَ حَبَّةٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ اَتَيۡنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيۡنَ. (الانبیاء ۲۱: ۴۷)	’’(انھیں بتاؤ کہ) روز قیامت کے لیے ہم انصاف کی ترازو رکھ دیں گے۔ پھر کسی جان پر ذرا بھی ظلم نہ ہو گا اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا عمل ہو گا تو ہم اس کو لا موجود کریں گے۔ ہم (لوگوں کا) حساب لینے کے لیے کافی ہیں۔‘‘

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ. (الاعراف ۷:۸)

''اور وزن کی چیز اس روز صرف حق ہوگا۔''

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا. (الکہف ۱۸:۱۰۵)

''یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیات اور اس سے ملاقات کا انکار کیا۔ سو اُن کے اعمال ضائع ہوئے۔ اب قیامت کے دن ہم ان کو کوئی وزن نہ دیں گے۔''

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ، وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ، وَمَآ اَدْرٰكَ مَا هِيَهْ، نَارٌ حَامِيَةٌ. (القارعہ ۱۰۱:۶-۱۱)

''پھر جس کے پلڑے بھاری ہوئے، وہ دل پسند عیش میں ہوگا اور جس کے پلڑے ہلکے ہوئے، اُس کا ٹھکانا گہری کھائی ہے۔ اور تم کیا سمجھے کہ وہ کیا ہے؟ دہکتی آگ ہے۔''

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ. (الزمر ۳۹:۶۹)

''اور اُن کے درمیان بالکل حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اُن پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔''

کامیاب ہو جانے والے اپنی ریاضتوں کا صلہ سامنے آتا دیکھ کر شاداں و فرحاں ہوں گے۔ ان کے درمیان یگانگت کا ماحول ہوگا۔ انس اور محبت کی فضائیں ہوں گی۔ انھیں ہر طرف سے مبارک سلامت کے پیام موصول ہو رہے ہوں گے۔ اس کے مقابلے میں وہ لوگ جو ناکام ٹھیریں گے، انھیں اپنے کیے پر سخت ندامت اور شرمساری ہو گی۔ حسرت کا وہ روگ ہوگا جو ہر پل ان کو ڈستا ہوگا۔ آپس میں بدزبانی ہو رہی ہوگی اور ان کی باہمی محبتیں نفرت اور بے زاری میں بدل جائیں گی۔ خدا کے پیغمبروں کو چھوڑ کر جن رہنماؤں کی پیروی کی گئی، وہاں وہ اپنے متبعین سے اظہار براءت کر دیں گے۔ اس پر متبعین بھی آہیں بھر بھر کے کہیں گے کہ اے کاش، ہمیں دوبارہ موقع ملے تو ہم بھی تم سے اسی طرح بے تعلق ہو جائیں:

وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ. (یونس ۱۰:۵۴)

''(اس وقت) یہ دل ہی دل میں پچھتائیں گے، جب عذاب کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے۔''

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ. (مریم ۱۹:۳۹)

''انھیں حسرت کے اُس دن سے خبردار کر دو، جب معاملے کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔''

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ. (الزخرف ۴۳:۶۷)

''دنیا کے سب دوست، سوائے پرہیزگاروں کے، اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اِذۡ تَبَرَّاَ الَّذِيۡنَ اتُّبِعُوۡا مِنَ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡا وَرَاَوُ الۡعَذَابَ وَتَقَطَّعَتۡ بِهِمُ الۡاَسۡبَابُ. وَقَالَ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡا لَوۡ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنۡهُمۡ كَمَا تَبَرَّءُوۡا مِنَّا. (البقرہ۲:۱۶۶-۱۶۷)

''اُس وقت جب وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی، اپنے پیرووں سے بےتعلقی ظاہر کردیں گے اور عذاب سے دوچار ہوں گے اور اُن کے تعلقات یک قلم ٹوٹ جائیں گے۔ اور ان کے پیرو کہیں گے کہ اے کاش، ہمیں ایک مرتبہ پھر دنیا میں جانے کا موقع ملے تو ہم بھی ان سے اسی طرح بےتعلقی ظاہر کریں، جس طرح انھوں نے ہم سے بےتعلقی ظاہر کی ہے۔''

اور تو اور وہ شیطان کہ جس کے پیچھے ان لوگوں نے ہمیشہ کا نقصان مول لے لیا، وہ بھی جب ان کی باہمی تو تکار سنے گا تو یہ کہتا ہوا وہاں سے کھسک جائے گا:

وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّاۤ اَنۡ دَعَوۡتُكُمۡ فَاسۡتَجَبۡتُمۡ لِيۡ فَلَا تَلُوۡمُوۡنِيۡ وَلُوۡمُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ، مَاۤ اَنَا بِمُصۡرِخِكُمۡ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُصۡرِخِيَّ، اِنِّيۡ كَفَرۡتُ بِمَاۤ اَشۡرَكۡتُمُوۡنِ مِنۡ قَبۡلُ، اِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ. (ابراہیم۱۴:۲۲)

''میرا تم پر کوئی زور نہیں تھا، میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ تمھیں دعوت دی اور تم نے میری دعوت پر لبیک کہا۔ اس لیے مجھے ملامت نہ کرو، اپنے آپ ہی کو ملامت کرو۔ اب نہ میں تمھاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو۔ تم نے جو مجھے شریک ٹھیرایا تھا، میں اس کا پہلے سے انکار کر چکا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسی طرح کے ظالم ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

بہرصورت، اس دن ناکام ہو جانے والے کچھ بھی کہیں اور کچھ بھی نالہ وفریاد کریں، خدائی فیصلہ اس سب کے باوجود نافذ ہو کر رہے گا اور ان کو دوزخ میں ڈال دینے کے احکام جاری کر دیے جائیں گے:

خُذُوۡهُ فَغُلُّوۡهُ، ثُمَّ الۡجَحِيۡمَ صَلُّوۡهُ. (الحاقہ ۶۹: ۳۰-۳۱)

''اِس کو پکڑو اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو۔ پھر اِس کو دوزخ میں جھونک دو۔''

دنیا کی عدالتوں کے برخلاف، خدا کی عدالت ہر طرح سے صحیح اور غلط میں امتیاز اور نیک و بد میں فرق کر دے گی۔ لہٰذا عدل و انصاف کے اس کامل ظہور کے بعد ہر طرف خدا کی حمد کے ترانے پڑھے جا رہے ہوں گے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَقُضِيَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡحَقِّ وَقِيۡلَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ

''اور اُن کے درمیان ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. (الزمر ۳۹:۷۵) گا اور کہا جائے گا کہ شکر کا سزاوار اللہ پروردگارِ عالم ہے۔''

دوزخ

دین اسلام کا بنیادی مقصد انسان کا تزکیہ اور اس کی طہارت ہے۔ جس طرح ملاوٹی سونے کا کھوٹ دور کرنے کے لیے آگ کی بھٹی دہکائی جاتی اور اس کے اندرا سے تپا کر خالص کیا جاتا ہے، اسی طرح جو لوگ اپنا میل کچیل دین کے ذریعے سے دور نہ کریں گے، انھیں پاک صاف کرنے کے لیے دوزخ کی آگ دہکائی جائے گی۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو دوزخ آلودہ نفس لوگوں کے تزکیہ کی جگہ ہے اور آگ میں تپانے کا یہ دورانیہ اُن کی سزا۔ دوزخ میں تپائے جانے کے عمل کی شدت اور اس میں رہنے کی مدت، دونوں اس بات پر منحصر ہوں گی کہ اس میں جھونکے جانے والے شخص کی غلاظتیں کس حد تک کثیف اور متعفن ہیں۔ جیسے جیسے لوگ اپنی گندگیوں کا ازالہ کرتے چلے جائیں گے، ویسے ویسے ان کی وہاں سے خلاصی ہوتی چلی جائے گی۔ البتہ، کچھ مجرم ایسے بھی ہوں گے کہ جن میں جوہرِ خالص ڈھونڈے سے نہ ملے گا اور وہ اپنی ذات میں نرا کھوٹ ہوں گے۔ اس طرح کے مجرموں کے لیے دوزخ تزکیے کی نہیں، سزا کی جگہ ہوگی، اس لیے انھیں ہمیشہ کے لیے اس میں پڑا چھوڑ دیا جائے گا۔

ہمیشہ کی سزا پانے والے کون ہوں گے؟ قرآن مجید نے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ جو خدا کے سامنے سرکشی اور بغاوت پر آمادہ ہو جائیں، جان بوجھ کر کفر و شرک کرنے لگیں، نفاق کے روگی ہو جائیں، جان اور مال اور آبرو کے خلاف سنگین کبائر کا ارتکاب کرنے لگیں[1]، یا گناہ کی زندگی کو اس طرح اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیں کہ معلوم ہو گناہ انھیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے، ایسے سب لوگ خلود فی النار کے مستحق ٹھیریں گے اور دائمی عذاب میں گرفتار رہیں گے۔

تاہم ابدی سزا کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ لوگ بالکل اسی طرح ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہیں گے، جس طرح جنتی ہمیشہ کے لیے جنت میں رہیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زیرِ نظر قرآن کی تعلیمات اصل میں مذکورہ جرائم کی سزاؤں کا بیان ہیں کہ جن کے اطلاق میں پروردگارِ عالم کسی بھی درجے میں تغیر کا اختیار ضرور رکھتا ہے۔ اس کی رحمت مدنظر رہے تو اس تغیر کی تین صورتیں فرض کی جا سکتی ہیں: ایک یہ کہ اس دوزخ ہی کو ختم کر دیا جائے۔ دوسری یہ کہ دوزخ تو قائم رہے، مگر ان ابدی سزا پانے والوں میں سے وہ لوگ جو ایمان سے بالکل تہی دامن رہے ہوں، مستقل جلتے رہنے سے جس طرح کھوٹ بھی آخر کار راکھ میں بدل جاتا ہے، اسی طرح انھیں بھی کسی روز راکھ کی صورت میں بدل کر ان کی ہستی کو فنا کر دیا جائے۔ تیسری یہ کہ دوزخ قائم رہے اور مجرموں میں سے وہ لوگ جو کم تر درجے کا ایمان،

[1] مثال کے طور پر، کسی مسلمان کو عمداً قتل کر دیں، قانونِ وراثت کی خلاف ورزی کریں یا بدکاری کے عادی مجرم ہو جائیں۔

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

بہر حال رکھتے ہوں، انھیں بھی زندہ رکھا جائے اور اسی ایمان کا لحاظ رکھتے ہوئے آخر کار انھیں دوزخ سے خلاصی دے دی جائے[2]۔ اگلی دنیا کے بارے میں قیاس کرنا موزوں نہیں ہے، مگر قرآن مجید کے کچھ اشارات ہیں جو اس کی بنیاد فراہم کرتے ہیں:

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ شَقُوۡا فَفِى النَّارِ لَهُمۡ فِيۡهَا زَفِيۡرٌ وَّشَهِيۡقٌ، خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ، اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيۡدُ، وَاَمَّا الَّذِيۡنَ سُعِدُوۡا فَفِى الۡجَنَّةِ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ عَطَآءً غَيۡرَ مَجۡذُوۡذٍ.

(ہود ۱۱: ۱۰۶-۱۰۸)

”پھر جو بدبخت ہوں گے، وہ دوزخ میں جائیں گے۔ انھیں وہاں چیخنا اور چلانا ہے۔ وہ اسی میں پڑے رہیں گے، جب تک (اُس عالم کے) زمین و آسمان قائم ہیں۔ الاّ یہ کہ تیرا پروردگار کچھ اور چاہے۔ اس میں شک نہیں کہ تیرا پروردگار جو چاہے، کر گزرنے والا ہے۔ رہے وہ جو نیک بخت ہیں تو وہ جنت میں ہوں گے۔ وہ اسی میں رہیں گے، جب تک (اُس عالم کے) زمین و آسمان قائم ہیں، الاّ یہ کہ تیرا پروردگار چاہے، ایسی عطا کے طور پر جو کبھی منقطع نہ ہو گی۔“

پہلا یہ کہ قرآن مجید میں ایک مقام پر خوش بخت لوگوں کے صلے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے: ’عَطَآءً غَيۡرَ مَجۡذُوۡذٍ‘ کہ ان پر ہونے والی عنایتیں مستقل ہوں گی اور ان میں کوئی انقطاع نہیں ہو گا، مگر بدبخت لوگوں کی سزا کو ’اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيۡدُ‘ کہ تیرا رب جو چاہے کر سکتا ہے، کہہ کر اللہ تعالیٰ کے ارادے سے متعلق کر دیا گیا ہے:

دوسرا یہ کہ دوزخ پروردگار کا کوئی وعدہ نہیں ہے، بلکہ مجرموں کو سنائی جانے والی ایک وعید ہے۔ کچھ دینے کا وعدہ کیا جائے تو اس کو پورا کرنا اخلاقی طور پر لازم ٹھیرتا ہے، مگر سزا کی دھمکی دے کر پھر چھوڑ دیا جائے تو اسے برا نہیں جانا جاتا، بلکہ قابل تحسین سمجھا جاتا ہے۔ آخرت میں اگر مجرموں کو بالکل ہی معاف کر دیا جائے تو یہ بات عدل کے منافی اور دیگر لوگوں کے حق تلف کرنے کے مترادف ہو گی، اس لیے انھیں سزا تو ضرور دی جائے گی۔ تاہم اگر ہمیشہ کی سزا سے انھیں خلاصی دے دی جائے تو یہ بات عدل کے خلاف نہیں ہو گی، بلکہ خدا کے فضل کے عین مطابق ہو گی۔

---

[2] یہ ضروری نہیں کہ ابدی سزا کے مستحق ان مجرموں کو رہائی دینے کے بعد اُسی جنت میں جگہ ملے جو صالحین کو انعام کے طور پر عنایت ہو گی۔ البتہ، یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ پروردگار کی جو رحمت ان کی سزا میں تخفیف کا باعث بنے، وہی رحمت ان کے لیے کسی دور دراز کے سیارے میں الگ سے جنت بسانے کا انتظام بھی کر دے۔ اور اگر جنت نہ بھی ملے تو کیا ہے! ان کے لیے یہی بات جنت کے مترادف ہو گی کہ یہ دوزخ سے بالآخر نکال لیے جائیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

تیسرا یہ کہ رحمت اور غضب، یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی صفتیں ہیں، مگر اس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت کر گئی ہے۔ اگر اس کی رحمت کے مستحق قرار پانے والے ہمیشہ جنت کے مزے لوٹیں اور اس کے غضب کا شکار ہونے والے ہمیشہ دوزخ کی آگ کو بھگتیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس سے یہ دونوں صفتیں ہر طرح سے ایک ہی درجے میں روبہ عمل ہیں، دراں حالیکہ ایسا بالکل نہیں ہے۔ چنانچہ رحمت کا غضب سے آگے بڑھ جانا خود اس بات کا متقاضی ہے کہ مجرموں کو ابدی سزا دیے جانے کے فیصلے میں بھی اس کا ظہور ہو۔

بہرحال، جیسا کہ ہم نے عرض کیا کہ اس باب میں حتمی بات کرنا ممکن نہیں، کچھ اشارے تھے جن کا ہم نے ذکر کر دیا ہے، وگرنہ اصل علم تو پروردگار عالم کے پاس ہے۔

جہنم کس طرح کی ہوگی، قرآن مجید نے اس کے بارے میں بھی کچھ معلومات دی ہیں۔ بیان ہوا ہے کہ اس کے سات دروازے ہوں گے، جن میں مجرموں کو ان کے جرائم کے اعتبار سے داخل کیا جائے گا۔ ان کی تعداد سات ہونے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ قرآن مجید نے جن مہلک برائیوں کا ذکر کیا ہے، ان کا شمار کریں تو وہ سات عنوانات کے تحت آ جاتی ہیں: شرک، قطع رحم، قتل، زنا، جھوٹی شہادت، اثم اور عدوان۔ چنانچہ انھی مہلکات کی بنیاد پر مجرموں کو خاص دروازوں سے داخل کیا جائے گا:

لَهَا سَبۡعَةُ اَبۡوَابٍ، لِكُلِّ بَابٍ مِّنۡهُمۡ جُزۡءٌ مَّقۡسُوۡمٌ. (الحجر ۱۵: ۴۴) ''اس (جہنم) کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک حصہ خاص کر دیا گیا ہے۔''

فرشتوں کی تعداد، جو اس دوزخ پر مقرر ہوں گے، انیس بتائی گئی ہے۔ ظاہر ہے یہ اُس دنیا کی باتیں ہیں، جہاں کے نوامیس یہاں سے بہت مختلف ہوں گے۔ ہم نے نہ جہنم دیکھی ہے، اللہ اس کے دیکھنے سے ہمیں محفوظ رکھے، اور نہ ہم خدا کے اُن فرشتوں کی صلاحیت کار سے واقف ہیں، جو اس پر متعین کیے جائیں گے، اس لیے ان کی تعداد کے انیس ہونے میں کسی اچنبھے یا حیرت کی کوئی وجہ نہیں ہے:

عَلَيۡهَا تِسۡعَةَ عَشَرَ. (المدثر ۷۴: ۳۰) ''اُس (دوزخ) پر انیس (فرشتے) مقرر ہیں۔''

مجرم اپنا فیصلہ سن لینے کے بعد اُس وسیع و عریض اور ہولناک سزا گاہ کو جس کے ایک چھوڑ سات دروازے ہوں گے اور جو خدائی فرشتوں کے زیر انتظام ہوگی، اپنے سامنے کھڑی دیکھیں گے۔ یہ وہی دوزخ ہوگی کہ جس سے بچنے کے لیے انھیں کہا جاتا تا اور یہ اعراض کر جاتے، اس پر اَن دیکھا ایمان نہ لاتے اور اسے کھلی آنکھوں سے دیکھ کر ماننے پر اصرار کیا کرتے۔ ان لوگوں کے لیے دوزخ کا غیظ و غضب دیدنی ہوگا۔ یہ دور سے آتے ہوں گے کہ وہ انھیں

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

دیکھتے ہی آپے سے باہر ہو جائے گی:

وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِمَنۡ يَّرٰى. (النّٰزعٰت ۷۹:۳۶)

’’اور دوزخ اُن کے سامنے بے نقاب کر دی جائے گی جو اُس سے دوچار ہوں گے۔‘‘

اِذَا رَاَتۡهُمۡ مِّنۡ مَّكَانٍۭ بَعِيۡدٍ سَمِعُوۡا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيۡرًا. (الفرقان ۲۵:۱۲)

’’وہ ان کو دور ہی سے دیکھے گی تو (دیکھتے ہی بپھر جائے گی اور) یہ اس کا بپھرنا اور دھاڑنا سنیں گے۔‘‘

جب مجرموں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو ان کے ہر طرف اندھیرے براجمان ہوں گے۔ ظلمتیں کسی آسیب کی طرح چھا رہی ہوں گی۔ سیاہیوں کے ایسے بادل ہوں گے کہ چھٹنے کا نام نہ لیں گے۔ یہ لوگ انھی تاریکیوں میں گھرے ہوئے، ٹھوکریں کھاتے اور گرتے پڑتے چل رہے ہوں گے۔ جب روشنی کی تلاش میں ایمان والوں سے مدد مانگیں گے تو یکسر ناکام ہوں گے۔ بعد ازاں ان کے اور اہل ایمان کے درمیان میں ایک دیوار حائل کر دی جائے گی۔ اس دیوار میں ایک دروازہ ہوگا جس میں سے اہل ایمان تو گزرتے ہوئے رحمت میں جا داخل ہوں گے اور یہ خدا کا عذاب بھگتنے کے لیے باہر رہ جائیں گے:

يَوۡمَ يَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَ الۡمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا نَقۡتَبِسۡ مِنۡ نُّوۡرِكُمۡ ، قِيۡلَ ارۡجِعُوۡا وَرَآءَكُمۡ فَالۡتَمِسُوۡا نُوۡرًا، فَضُرِبَ بَيۡنَهُمۡ بِسُوۡرٍ لَّهٗ بَابٌ، بَاطِنُهٗ فِيۡهِ الرَّحۡمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنۡ قِبَلِهِ الۡعَذَابُ. (الحدید ۵۷:۱۳)

’’جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں اہل ایمان کو پکاریں گے کہ ذرا ہم پر بھی عنایت فرمائیے کہ آپ کی روشنی سے ہم بھی کچھ فائدہ اٹھا لیں، مگر اُن سے کہا جائے گا: (نہیں)، تم پیچھے کی طرف لوٹ جاؤ اور (وہیں اپنے لیے) روشنی تلاش کرو۔ پھر اُن کے اور اہل ایمان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا۔ اُس کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب۔‘‘

مجرم دوزخ میں داخل کرنے کے لیے گروہ در گروہ لائے جائیں گے۔ وہ سب مذہبی و غیر مذہبی رہنما جنھوں نے سیدھی راہ کو مشتبہ کیا، اس پر پہرے لگائے اور اپنی خود ساختہ راہوں پر ڈال کر لوگوں کو گم راہ کر دیا، اس روز بھی قیادت کر رہے ہوں گے۔ جو لوگ آنکھیں بند کر کے اور بطن و فرج کے غلام ہو کر ان کی اتباع کرتے رہے، اُس روز یہی رہنما انھیں اپنے ساتھ دوزخ میں لے جا کر دم لیں گے:

وَسِيۡقَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا.

’’اور جنھوں نے انکار کیا، وہ جہنم کی طرف گروہ در

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

(الزمر ۳۹: ۷۱) گروہ ہانکتے ہوئے لائے جائیں گے۔‘‘

فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ، وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ، يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ، وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ. (ہود ۱۱: ۹۷-۹۸)

’’پھر انھوں نے فرعون کی بات مانی، دراں حالیکہ فرعون کی بات راست نہیں تھی۔ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور انھیں دوزخ میں لے جا اتارے گا۔ کیا ہی برا گھاٹ ہے جس پر وہ اتریں گے۔‘‘

مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکا جائے گا تو ان کے گلے میں آہنی طوق ہوں گے۔ پاؤں میں لوہے کی بیڑیاں ہوں گی۔ فرشتے انھیں چٹیا اور پاؤں سے پکڑ کر کھینچ رہے ہوں گے۔ جب پاؤں سے پکڑ کر انھیں کھینچا جائے گا تو ظاہر ہے کہ اس وقت ان کے چہرے زمین کے ساتھ گھسٹ رہے ہوں گے۔ گویا عجیب بے بسی اور انتہائی ذلت کا رویہ ہوگا جو ان کے ساتھ روا رکھا جائے گا:

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ. (المومن ۴۰: ۷۱)

’’جبکہ ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور (ان کے پاؤں میں) زنجیریں ہوں گی۔‘‘

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ. (الرحمٰن ۵۵: ۴۱)

’’مجرم وہاں اپنی علامت سے پہچان لیے جائیں گے، پھر پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑے جائیں گے (اور جہنم میں پھینک دیے جائیں گے)۔‘‘

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ، اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا. (الفرقان ۲۵: ۳۴)

’’جو لوگ اپنے مونہوں کے بل دوزخ کی طرف گھسیٹے جائیں گے، انھی کا ٹھکانا بہت برا ہے اور وہی سب سے بڑھ کر گم کردہ راہ ہیں۔‘‘

جب یہ لوگ جہنم کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس وقت اس کے بند دروازے کھولے جائیں گے۔ اس پر مقرر داروغے انھیں آڑے ہاتھوں لیں گے اور ملامت کرتے ہوئے اور کوسنے دیتے ہوئے ان کا استقبال کریں گے:

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا، قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ. (الزمر ۳۹: ۷۱)

’’یہاں تک کہ جب وہ اس (جہنم) کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس کے داروغے ان سے کہیں گے: کیا تمھارے پاس تمھارے رب کی آیتیں سناتے اور اس دن کی ملاقات سے ڈراتے ہوئے تمھی میں سے رسول نہیں آئے؟ وہ

کہیں گے: ہاں، آئے تو سہی، لیکن کافروں پر کلمۂ عذاب
پورا ہو کر رہا۔''

جہنم کی بھاڑ میں جھونکے جانے سے پہلے مجرموں کی ہلکی پھلکی ''تواضع'' کا انتظام کیا جائے گا۔ یہ اس طرح ہوگا کہ انھیں گرم کھولتے ہوئے پانی میں سے گھسیٹتے ہوئے گزارا جائے گا۔ یہ ابتدائی ''خاطر مدارات'' ہی اتنی بھیانک ہوگی کہ ان کی طبیعت کے سارے کس بل نکال دے گی۔ اس کے بعد انھیں آگ کے الاؤ میں اس طرح ڈال دیا جائے گا جیسے بھڑکتے ہوئے کسی تنور میں گھاس پھوس ڈالی جاتی ہے:

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ، یُسْحَبُوْنَ فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ. (المومن ۴۰: ۷۱-۷۲)

''جبکہ ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور (ان کے پاؤں میں) زنجیریں ہوں گی، وہ گرم پانی میں گھسیٹے جائیں گے پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔''

دوزخ میں مجرموں کے داخل ہوتے ہی جنتی انھیں آواز دے کر پوچھیں گے اور مقصد محض ان کی فضیحت ہوگا۔ وہ ان سے پوچھیں گے کہ خدا کے جن وعدوں کے لیے ہم نے بازیاں کھیلیں، انھیں تو ہمارے رب نے پورا کر دیا، تم بتاؤ، تمھاری سزا کی جو وعیدیں تھیں، کیا وہ بھی پوری ہوئیں؟ وہ اعتراف کریں گے تو ایک منادی کرنے والا پکار کر کہے گا: ''اِن ظالموں پر خدا کی لعنت ہو''، اِن کی طرف سے خدا کی لعنت کا یہ جملہ اصل میں اس بات کا اعلان ہوگا کہ یہ لوگ خدا کی رحمت سے دور ہو چکے ہیں، اس لیے ان کے برے انجام کی ابتدا اب ہونے ہی کو ہے:

وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا، فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا، قَالُوْا نَعَمْ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ. (الاعراف ۷: ۴۴)

''جنت کے لوگ دوزخ والوں کو پکار کر پوچھیں گے کہ ہم نے تو اُس وعدے کو بالکل سچا پایا جو ہمارے پروردگار نے ہم سے کیا تھا، کیا تم نے بھی اس وعدے کو سچا پایا جو تمھارے پروردگار نے (تم سے) کیا تھا؟ وہ جواب دیں گے: ہاں۔ پھر ایک پکارنے والا اُن کے درمیان پکارے گا کہ خدا کی لعنت اِن ظالموں پر۔''

[باقی]